GUMAN گمان
VOL 7, ISSUE 3, 2024
E(ISSN) 2709-4162, P(ISSN) 2709-4154
https://guman.com.pk/index.php/GUMAN

Sarfraz Shahid's Position and Status in Urdu Comic Poetry

سرفراز شاہد کا مزاحیہ اردو شاعری میں مقام و مرتبہ

Zahid Majeed Amjad
PhD Scholar, Department of Urdu, Government College University Faisalabad

Dr. Mamuna Subhani*
Associate Professor, Department of Urdu, Government College University Faisalabad

SCAN ME

Abstract
The literature of a society reflects its unique characteristics, offering insights to those unfamiliar with its culture. The genre of humor, closely tied to the human experience, culture, and identity, serves as a natural gift that lightens the serious and burdensome aspects of life, bringing joy and happiness. Shahid Sarfaraz uses humor to portray the era and culture of his society, capturing the beauty and distinctiveness of his surroundings. Through his work, he not only entertains but also provides a window into the cultural nuances of his time, making his contributions valuable to both literature and cultural understanding.
Keywords: *Humor, Life, Culture, Society, Sarfraz Shahid, Uniqueness.*

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس دنیا میں اشرف المخلوقات بنا کر بھیجا ہے۔اس کائنات کو اور اس دنیا کو انسان کے لیے مسخر بنایا اور اس مقصد کے لیے اسے باطنی قوتیں مہیا کی گئیں۔اس حیثیت کی بناء پر انسان کا اس دنیا میں سنجیدہ کاوشوں اور ٹھوس تعمیری کاموں میں مشغول ہو جانا ایک فطری عمل ہے لیکن قدرت انسان کو محض ایک مشین کی طرح سنجیدہ کاموں میں مشغول نہیں رکھنا چاہتی اور اسی مقصد کے لیے اس میں مثبت اقدار پیدا کرنے اور یکسانیت سے بچانے کے لیے اسے ہنسنے ہنسانے جیسے فطری عمل سے نوازا ہے۔احساس مزاح قدرت کا ایک ایسا عطیہ ہے جو انسان کی سنجیدہ اور بوجھل زندگی کو ہلکا پھلکا اور خوش رنگ بناتا ہے۔

ہنسنا، ہنسانا انسان کا جبلی عمل ہے یہ شرف بھی انسان ہی کو حاصل ہے کہ اس کے علاوہ دوسری کوئی مخلوق ہنسنے کے فن سے واقف نہیں۔احساسِ مزاح اور اس کے مظاہر یعنی تبسم، قہقہہ اور ہنسی ہی دراصل ہمیں اس سنجیدہ کائنات میں زندہ رکھنے کے ذمہ دار ہیں اور انہی کے سہارے ہم زندگی سے سمجھوتہ کرنے میں کامیاب ہوتے ہیں۔احساس مزاح انسان کو مایوسی سے بچاتا ہے۔سماجی روابط کو مستحکم کرتا ہے اور بعض اوقات یہ ایک اصلاحی عمل کی حیثیت سے اختیار کر لیتا ہے بقول ڈاکٹر وزیر آغا:

> ”مزاح نگار کی نظر انتخاب ایک ایسے کردار پر پڑتی ہے جسے میں لچک کا فقدان ہوتا ہے اور جو ایک نارمل انسان کی طرح بدلتے ہوئے حالات کے ساتھ خود کو ہم آہنگ نہیں کر سکتا۔بس ایک مکمل مزاحیہ کردار کو قدم قدم پر انوکھے واقعات کا سامنا ہوتا ہے ایسے موقعوں پر مزاحیہ واقعہ اور مزاحیہ کردار ایک ہو جاتے ہیں اور اعلیٰ مزاح کی تخلیق باہم پہنچانے لگتے ہیں“(1)

سرفراز شاہد کا شمار جدید ترین شعرا میں ہوتا ہے۔ان کے ہمعصر شعراء میں امیر الاسلام ہاشمی، محمد طٰہ خان، پروفیسر انور مسعود، عنایت علی خان، بیدل جونپوری، اطہر شاہ خاں جیدی، شوکت جہاں، ماجد صدیقی، نیاز سواتی ہیں۔یہ شعرا فکاہیہ ادب کو فروغ دینے میں مصروف ہیں۔اردو کی طنزیہ ومزاحیہ شاعری میں انگریزی کا الفاظ استعمال بکثرت ہوا ہے اور اس کا آغاز غالباً اکبر الہ آبادی کے دور سے ہوا ہے۔ڈاکٹر سلیم اختر لکھتے ہیں:

> ”اکبر الہ آبادی کے زمانہ سے ہی طنزومزاح کے لیے انگریزی الفاظ کا استعمال بکثرت ہوا ہے بالخصوص پیروڈی کی صورت میں شعراء کو مرغوب رہا ہے۔چنانچہ شاید ہی کوئی ایسا قابل ذکر شاعر ملے جس نے انگریزی الفاظ کے معنی سے قطع نظر ان سے مفہوم کے سیاسی وسماجی اور تاریخی تلامذہ سے وابستہ نہ کیے ہوں"(2)

GUMAN گمان
VOL 7, ISSUE 3, 2024
E(ISSN) 2709-4162, P(ISSN) 2709-4154
https://guman.com.pk/index.php/GUMAN

سرفراز شاہد نے اپنی طنزیہ ومزاحیہ شاعری میں موقع کی مناسبت کے لحاظ سے معاشرے کے اندر پھیلی ہوئی اخلاقی پستی اور مختلف قسم کے تہذیبی و سماجی مسائل کی عکاسی کی ہے۔اسی طرح سرفراز شاہد کی غزل میں بھی انگریزی الفاظ کا استعمال اکثر مقامات پر ملتا ہے جیسے :

تکلیف ہے تو ''پین کلر'' کھا کر سو رہو
مجھ کو یہ مشورہ میرے درد آشنا کا ہے

گھر کے گلدانوں میں شاہد پھول ہوں گے کاغذی
اور پردوں پر ''پرنٹڈ'' تتلیاں رہ جائیں گی

ہے واقعی کمال یہ ''کنٹیکٹ لینز'' کا
اک بحرِ نیلگوں جو تیری چشم تر میں ہے

ہمارے تیسری دنیا میں ہیں ایسے ممالک بھی
کہ جن کے حکمراں خود کو ''سپر پاور'' سمجھتے ہیں

اسی طرح سرفراز شاہد کے ہمعصر شعراء میں بھی انگریزی الفاظ کا استعمال ان کی شاعری میں دیکھیے۔انور مسعود نے بھی اپنی طنزیہ ومزاحیہ شاعری میں بچوں کے سکولوں میں داخلے کے مسائل کو بڑے طنزیہ اور مزاحیہ طریقے میں بیان کیا ہے:۔

مرد ہونی چاہیے، خاتون ہونا چاہیے
اب گریمر کا یہی قانون ہونا چاہیے
نرسری کا داخلہ بھی سرسری مت جانیۓ
آپ کے بچے کو افلاطون ہونا چاہیے

(پروفیسر انور مسعود)

سرفراز شاہد کی طنزیہ ومزاحیہ شاعری میں محاوروں کا برمحل استعمال ملتا ہے وہ محاورے کو مزاح کے حربے کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔اس کے ذریعے سرفراز شاہد تہذیب ومعاشرے میں پھیلی ہوئی برائیوں کو بے نقاب کرتے ہیں۔محاورہ ان کے ہاں طنزومزاح میں اور گہرائی پیدا کرنے کا سبب بن جاتا ہے وہ محاورہ کے استعمال سے اس کے طنزیہ پہلو کو بھی اجاگر کرتے ہیں جیسے

ہم نے جسے بھی پیش کیا دستِ دوستی
وہ شخص ہم سے دست و گریباں ہوگیا
سرفراز شاہد

سرفراز شاہد کافنی شعوراپنے عروج پر نظر آتاہے وہ مزاحیہ اسلوب میں فن کی باریکیوں پر نظر رکھتے ہوئے ہماری عادات واطوار،طرزِ عمل،طرزِ فکر،اوراندازہ زیست کونشانہ بناتے ہیں۔سرفراز شاہد کے طنزیہ ومزاحیہ شاعری ایک معاشرے کے اندر سرایت کر جانے والے قباحتوں اور کمزوریوں کی طرف نشاندہی کی ہے۔ڈاکٹر جمیل جالبی لکھتے ہیں:۔

"انہوں نے زندگی کے ان پہلوؤں کوایسے شاعرانہ اندازاور شاعرانہ لہجے میں
پیش کیاہے کہ ان کی شاعری براہ راست پڑھنے والوں سے کلام کرنے لگتی ہے
ان کی شاعری ازخیز بردل ریزو کی مثال ہے"(3)

سرفراز شاہداور دوسرے ہمعصر شعراء کے کلام میں ہمیں یہی بات نظر آتی ہے کہ انہوں نے روزمرہ انسانی رویوں کو نشانہ طنز بنایاسماجی برائیوں کا تمسخراڑایا۔سیاست دانوں کامذاق اڑایااور جدید سائنسی ایجادات کو بھی ہدف تنقید بنایا۔غزل اور نظم دونوں میں سرفراز شاہداور باقی شعراء نے جس سماجی برائی کاسب سے زیادہ مذاق اڑایاوہ رشوت ہے۔قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد ہوتاہے کہ رشوت لینے والااور دینے والادونوں جہنمی ہیں۔کلام کے نمونے دیکھئے:

روئے افسر پہ کیوں نہ ہو لالی
نوٹ ہوتا ہے لال رشوت کا
ہم تو کھلوائیں گے در جنت
دے کے رضواں کو مال رشوت کا
زندگی بھر جواب ڈھونڈا ہے
آگے رکھ کر سوال رشوت کا
عہدہ ہو کہ اسکیل ہو بیکار ہیں دونوں
رشوت نہ ملے جس کو افسر نہیں ہوتا
سرفراز شاہد

حاکم رشوت ستاں،فکر گرفتاری نہ کر

کر رہائی کی کوئی آساں صورت چھوٹ جا
میں بتاؤں تجھ کو تدبیر رہائی مجھ سے پوچھ
لے کے رشوت پھنس گیاہے دے رشوت چھوٹ جا

دلاور فگار

آپ بے جرم یقیناً ہیں مگر یہ فدوی
آج اس کا یہ معمور بھی مجبور بھی ہے
عید کا روز ہے کچھ آپ کو دینا ہوگا
رسمِ دنیا بھی ہے موقع بھی دستور بھی ہے

پروفیسر انور مسعود

خواہش ہو اگر تیری کہ ہو کام فٹافٹ
اے دوست میری میز پہ رکھ دام فٹافٹ

ضیاءالحق قاسمی

تھا وہ چپڑاسی مگر دیکھا تو افسر سا لگا
رشوتوں کا مال اس کا شیر مادر سا لگا(4)

بیدل جونپوری

رشوت کی طرح سرفراز شاہد نے معاشرے کی اور تہذیبی برائیوں پر بھی قلم کشائی کی ہے جیسے ملکی ترقی کی راہ میں حائل رکاوٹوں میں سے ایک برائی سفارش ہے۔سفارش نے ہمارا تہذیبی اور سماجی ،معاشرتی نظام کو توڑ کر رکھ دیا ہے۔سرفراز شاہد کے ساتھ ان کے ہم عصر شعراء نے بھی اس برائی کا ذکر کیا ہے کلام میں کیا جیسا کہ عنایت علی خاں کہتے ہیں:

لے کے رہوں گا آج تقرر کے آرڈر
وعدوں پہ آج مجھ کو جھلایا نہ جائے گا
یہ شمع حق نہیں ہے سفارش کا بلب ہے
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

سرفراز شاہد نے اس برائی کو اپنی ایک نظم کا موضوع بنایا اور لطیف طنز کے ساتھ ہمارے رویوں پہ یوں چوٹ کی:

بی اے میں فرسٹ آیا تھا میرٹ کے زور پر
انٹرویو میں جا کے جو ہارا ہے آدمی
نااہل ہو گیا مگر ''سلیکٹ'' اس لیے
اوپر سے فون آیا ہمارا ہے آدمی(5)

آج مہنگائی کا جن بوتل سے باہر ہے۔مہنگائی نے غریب آدمی کی کمر توڑ کر رکھ دی ہے۔غریب آدمی کے لیے دووقت کی روٹی کا حصول ناممکن ہوتا جارہا ہے۔مہنگائی پر سرفراز شاہد کچھ یوں لکھتے ہیں:۔

ایک ہفتے میں اڑ گئی ساری
میری تنخواہ میں بچا کیا ہے
درد سر ہو گئی مہنگائی
آخر اس درد کی دوا کیا ہے(6)

سرفراز شاہد

بحیثیت مجموعی اگران کے کلام کا جائزہ لیا جائے تو ان کے تمام کلام اوران آراء کی روشنی میں قاری اس نتیجے پر پہنچتا ہے کہ سرفراز شاہد ایک حساس دل کے مالک ہیں۔ان کے دل میں انسانیت کا درد موجود ہے۔آج سرفراز شاہد جس مقام پر موجود ہیں یہ مقام انہوں نے راتوں رات حاصل نہیں کیا بلکہ برسوں اپنے خونِ جگر سے اس چمن کی آبیاری کی ہے وہ ایسے شاعر ہیں جو معاشرے کی تشکیل چاہتے ہیں اور ایسا معاشرہ چاہتے ہیں جو برائیوں سے پاک ہو ناہمواریوں اور بے اعتدالیوں کا شکار نہ ہو بلکہ جہاں عدل وانصاف کا دوردورہ ہو عالمی سطح پر بھی امن وسلامتی اور صلح وآتشی کے خواہاں ہیں۔

سرفراز شاہد ایک کامیاب مزاح گو شاعر ہیں جو زبان وبیان کی تمام تر خوبیوں اور فنی باریکیوں پر بڑی مضبوط گرفت رکھتے ہیں اس کے ساتھ ساتھ ان کی شاعری میں ایک سنبھلا ہوا شعر مزاح، سلجھا ہو لہجہ ،روایات کا گہرا شعور، سماجی مسائل کی عکاسی کرتا ہوا سماجی اقدار وروایات کا تاریخ کے حوالے سے گہرا ادراک نمایاں ہوتا ہے ان کے کلام میں فنی اور فکری شعور اپنے عروج پر نظر آتا ہے آپ اعلیٰ پائے کے ظریف شاعر ہی نہیں بلکہ ایک کامیاب آرگنائزر بھی ہیں سرفراز شاہد نے ایسی ادبی خدمات انفرادی طو پر سرانجام دی ہیں جن کے لیے ادارے درکار ہوتے ہیں ان خصوصیات کی بنا پر وہ اپنے ہمعصر شعراء میں بہت ہی نمایاں نظر آتے ہیں۔

حوالہ جات

ڈاکٹر وزیر آغا،اردو ادب میں طنز ومزاح،مکتبہ عالیہ لاہور،1987ء،ص47
ڈاکٹر سلیم اختر،تنقیدی دبستان،سنگ میل پبلی کیشنز،لاہور،1997

GUMAN گمان
VOL 7, ISSUE 3, 2024
E(ISSN) 2709-4162, P(ISSN) 2709-4154
https://guman.com.pk/index.php/GUMAN

ڈاکٹر جمیل جالبی، از دل خیزد و بر دل ریزد، مشمولہ، ڈش انٹینا، دوست پبلی کیشنز، اسلام آباد، اشاعت دوم، 2010ء، ص 30
سرفراز شاہد، گفتہ شگفتہ، دوست پبلی کیشنز، اسلام آباد، 2002ء، ص 40
سرفراز شاہد، خنداں خنداں، بزم اکبر، اسلام آباد، 2006ء، ص 46
سرفراز شاہد، چوکے چھکے، دوست پبلی کیشنز، اسلام آباد، 2007ء، ص 25